ریاضُ العُبّاد

إِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ

لله الحمد والمنة که این رساله شریفه بافضال رب العباد وبتائید حضرت محمد و آله الامجاد الموسوم

ریاض العباد

از مؤلفات سلالۂ علمای کرام نتیجۂ سادات عظام نور حدیقۂ علم و کمال نور صدقۂ فضل و افضال

صاحب ذہن وقاد و طبع نقاد مقدس لوذعی متورع المعی فاضل رشید زکی و سعید

فضائل مآب کمالات اکتساب جناب مولوی سید احمد

سلمہ اللہ الاحد خلف ارشد جناب علم العلام البحر القمقام والبحر الطمطام

حجۃ الاسلام فردوس مکان جناب سید محمد ابراہیم

صاحب مجتہد العصر مرحوم اعلی اللہ

مقامہ فی دار السلام باہتمام

دعاگوی مؤمنین سید

عابد علی رضوی

در مطبع اثنا عشری دہلی طبع گردید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی محمد وآلہ الطاہرین ولعنۃ اللہ
علی اعدائہم اجمعین الی یوم الدین **امّا بعد** اقل الانام
کثیر الاثام سید احمد ابن العلم العلام والحبر القمقام شمس العلماء الکرام فردوس مکان
جناب سید محمد ابراہیم صاحب اعلی اللہ مقامہ فی دار الکرامہ خدمت بابرکت
حضرات مؤمنین مین گذارش کرتا ہے کہ بالفعل چند مسائل دینیہ بحسب احکام شرع
بنظر اکتساب ثواب کتب معتبرہ سے انتخاب کرکے ہدیہ اصحاب الطیاب و پیشکش
ارباب الباب کیئے جاتے ہین امید ہے کہ حضرات مؤمنین اس حقیر کو دعای
خیر سے یاد فرماوین اور اگر کہین سہو وخطا واقع ہو تو محو وعفو فرماوین کہ مقولہ
الانسان مرکب من الخطاء والنسیان مشہور اور السہو والنسیان
کالطبیعۃ الثانیۃ للانسان کتب ورسائل مین مذکور ہے وما توفیقی
الا باللہ وہو حسبی ونعم الوکیل اور نام اس رسالہ کا ریاض العبادت رکھا گیا

فصل جاننا چاہیے کہ اجتناب کرے اون چیزون سے کہ جو منافی اخلاص ہون یا باعث نقصان و ثواب ہون کہ بعض اوقات منافی قبول صلوۃ ہوجاتی ہین مثل عجب اور حسد اور کبر اور غیبت اور کہانا حرام اشیاء کا اور پینا شراب اور مسکرات کا یا بہاگنا غلام کا آقا سے یا زوجہ کا اطاعت شوہر بقدر واجب کرنا یا فسق و فجور کرنا کہ یہ چیزین باعث قلت ثواب اور کبہی باعث عدم قبول نماز اور کبہی مبطل صحت نماز ہوجاتی ہین بلکہ لازم ہر مسلم کو ہے کہ ورع و تقوی اور پرہیزگاری اختیار کرے چنانچہ حق تعالے فرماتا ہے انما یتقبل اللہ من المتقین اور لازم ہے کہ اخلاص کے ساتھ نماز ادا کرے یعنے اپنے قلب کو متوجہ کرے اور اوسوقت سواے خدا کے کسی کا خیال نہ کرے اور جانے کہ ہم کس سے مناجات کرتے ہین اور کس سے سوال کرتے ہین تاکہ ایاک نعبد و ایاک نستعین کہنے مین راست گو ہو اور مطیع و منقاد ہو اور ہوس نفسانی اور وسواس شیطانی نہو کیونکہ حق تعالی فرماتا ہے الم اعہد الیکم یا بنی آدم الا تعبدوا الشیطان انہ لکم عدو مبین

فصل بیان فضیلت علم مین حضرت رسول مختار سے منقول ہے کہ علما وارث انبیا ہین اور دوسری حدیث مین وارد ہوا ہے کہ فرمایا حضرت نے خداوندا رحمت کر خلفا میرے پر بعضون نے عرض کی یا رسول اللہ کون خلفا ہین فرمایا کہ جو شخص بعد میرے احادیث و آداب کو میرے بیان کرے اور آدمیون تک میرے احکام پہونچائے اور منقول ہے کہ روشنائی عالم کی مثل خون شہید کے ہے اور ایک روایت مین وارد ہوا ہے کہ جو شخص طلب علم دین کرے تو ملائکہ اوسکے

و علم من تحرم و علمائے الملک ... الم اعہد الیکم یا بنی آدم ان لا تعبدوا الشیطان انہ لکم عدو مبین و ان اعبدونی ھذا صراط مستقیم ... ان الشیطان لکم عدو فاتخذوہ عدوا ... انما یدعوا حزبہ لیکونوا من اصحاب السعیر

قدمونکے نیچے پر بچہاتے ہین اور لازم ہے کہ عالم باعمل ہو چنانچہ حضرت امام زین
العابدین علیہ السلام سے منقول ہے کہ علم ہو اور ساتھ اوسکے عمل نہو تو سوائے
کفر اور دوری رحمت خدا کے کچھ فائدہ نہین دیتا اور حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ فرمایا کہ اہل دوزخ متاذی ہونگے بو سے اوس
عالم کی کہ وہ اپنے علم پر عمل نہین کرتا ہے اور منقول ہے کہ قیامت کے روز
سر پر عالم باعمل کے ایک تاج ہوگا اور اہل دوزخ کہین گے کہ ہم اس عالم کا
نام سنتے تھے اور خوشش و مسرور ہوتے تھے وہ مجتہد دعا کریگا کہ بار الہا
بخش دے اس گنہگار کو حکم رب جلیل ہوگا کہ ہمنے تیری خاطر سے اسے
بخشد یا مجتہد اپنی ردا لٹکا دیگا تو ہر گوشے مین رداکے ستر ستر لپٹ کر آدمی
چلے آوینگے اور وہ مجتہد اونکو نکال کر کہیگا تم سب چلو بہشت عنبر سرشت مین اور
نعمتہاے گونا گون سے سیراب ہو اور آب کوثر و سلسبیل پیو مین بہی
آتا ہون دوسرے حدیث مین سرچشمۂ علم دین یعنے امیر المومنین علیہ السلام
نے فرمایا ہے کہ طالبان علوم دینیہ و معارف یقینیہ فضائل علم دین متکاثر ہین
چونکہ یہ کتاب مختصر ہے اسیوجہ سے اسمین وہ فضائل تحریر نہ کیے گئے مذمت
اہل علم کی حضرت رسول مختار نے ابوذر رض سے کی ہے کہ اے ابوذر رض
پروردگار عالم کے نزدیک بدترین مخلوقات روز قیامت وہ شخص ہوگا کہ
صاحب علم و بصیرت ہو لیکن علم سے اوسکو کچھ منفعت نہو نہ دوسرے کو منتفع
کرے نہ اپنے تئین متمتع کرے اے ابوذر جو شخص تحصیل علوم اسواسطے کرے
کہ اسکی طرف رجوع انام از دہام خاص و عام ہو تو شمیم بہشت اوسکے

شام تک واصل ہوگی اور جو شخص کہ تحصیل علم اسواسطے کرے کہ اشخاص
کثیر کو اپنے دام تزویر مین گرفتار کرے تو اوسکو نعمت جنت حاصل ہوگی آیے
ابوذر بعضے اہل بہشت اہل دوزخ سے پوچہین گے کہ کیا سبب ہے بہت لوگ
بسبب تمہاری تعلیم کے نعمتہاے گوناگون سے متنعم اور سرفراز ہوے مگر
معلوم نہین کہ تم کس وجہ سے داخل دارالبوار ہوے وہ جواب دینگے کہ ہم
غیرونکو اعمال حسنہ کی نصیحت کرتے تہے لیکن خود اداے طاعات سے
اعراض کرتے تہے الغرض حصول علم دین واجب ولازم ہے

فصل جاننا چاہیے کہ نماز واجب کی گیارہ قسمین ہین نماز یومیہ نماز جمعہ
نماز آیات نماز طواف نماز عہد نماز عیدین نماز استیجار نماز والدین کہ پسر
بزرگ کو ادا کرنا چاہیے اور نماز وندر اور نماز یمین یعنے قسم اور نماز میت لیکن
مقدمات نماز چہ ہین اول طہارت کرنا یعنے وضو وغسل وتیمم کرنا دوم ازالۂ
نجاست کرنا سوم چہپانا عورتین کا چہارم شناخت کرنا وقت نماز کا پنجم شناخت
کرنا قبلہ کا ششم مکان نماز غصبی نہو اور جاے سجدہ پاک ہو اور پست وبلند
نہو مگر بقدر ایک خشت کے بلند ہوسکتا ہے بنا بر تحقیق جناب والد مرحوم کے
مقدار خشت تین اونگل مستوی الخلقت کے ہو۔

فصل بیان مین اون چیزونکے جنکے بجا نہ لانے مین نماز باطل ہوتی ہی
وہ تین چیزین ہین وضو وغسل وتیمم اور ترکیب وضو کی یہ ہے کہ دو عضو کا
دہونا ودو عضو کا مسح کرنا یعنے ہاتہ کا دہونا اور دو موضع کا مسح کرنا اول
پیشانی دوسرے پشتین پا اور شرائط وضو کے چودہ ہین اول نیت دوسرے

ترتیب یعنے پہلے منھ دھووے پھر دست راست پھر دست چپ پھر سر کا مسح کرے پھر پانونکا مسح کرے تیسرے موالات یعنے پے در پے کرے کوئی فعل مغائر وضو درمیان مین نہ کرے چوتھے خود وضو کرنا بامکان پانچوین آب وضو غصبی نہو چھٹے نجس نہو ساتوین مضاف نہو آٹھوین مشتبہ بغصبی اور مشتبہ بنجاست بھی نہو اور نوین آب وضو کا غسالہ استنجا نہو دسوین خوف ضرر کا نہو گیارہوین مکان مصلے غصبی نہو بارہوین موضع وضو پاک ہو تیرہوین محل ریختن آب وضو پاک ہو چودہوین ظرف آب وضو غصبی نہ ہو

فصل در احکام غسل جاننا چاہیے کہ شرائط غسل مثل شرائط وضو کے ہین الّا غسل ارتماسی مین ترتیب و موالات نہین ہے مسئلہ جس جگہہ پانی تا سینہ ہو اور طاہر ہو تو نیت غسل کرکے غوطہ لگانا کافی ہوگا اور دوسری قسم غسل ارتماسی کی یہ ہے کہ پہلے بدن کو پاک کرے اور نیت کرکے دفعۃً پانی مین کود ے مگر اس طور سے کہ ضم نیت اور الحاق عضو بدن با آب ایک ہو مسئلہ ترتیب غسل ترتیبی کی یہ ہے کہ بعد ازالہ نجاست نیت کرکے سر و گردن دہوئے مگر اسطور سے کہ ضم نیت اور ایک عضو کا الحاق پانی سے ہو

فصل بیچ احکام تیمم کے جاننا چاہیے کہ تیمم بدلے وضو اور غسل ہر ایک کے ہوتا ہے دو ضربی بنا بر احتیاط جناب میرزا دام ظلہ العالی کے ایک ضرب واسطے پیشانی اور جبین کے اور دوسری ضرب واسطے پشت دونون ہاتھون کے جاننا چاہیے کہ او پر چھ چیز کے تیمم ہو سکتا ہے گرد و خاک و زمین و سنگ و غبار و گل مگر جسوقت کہ خاک ممکن ہو تو کسی اور چیز پر تیمم نہ کرے اسکے بعد زمین او سکے

بعد ریگ اوسکے بعد سنگ غیر معدن اور اوسکے بعد گل جسوقت مین کہ خشک کرنا اوسکا ممکن ہو اور اوسکے بعد گچ ہے مسئلہ جاننا چاہیے وہ چیز کہ جسپر تیمم کرین نجس اور غصبی اور مضاف نہو اور مراد مضاف ہونے سے یہ ہے کہ چونا او رمثل اوسکے اوس مٹی مین مخلوط نہو اور درمیان دست و پیشانی کوئی چیز حائل نہو اور نیت تیمم کی بدلے وضو یا غسل کے ہوتی ہے اور ترتیب و موالات بھی شرط ہے اور ابتدا ساتھ اعلی کے ہو اور روام نیت آخر تک ہو اور دونون ہاتھ باہم مارے اور موضع تیمم پاک ہو قبل دخول وقت نماز کے نہو وقت آخر نماز تیمم کرے اسلیئے کہ شائد پانی ممکن ہوجائے یا مرض زائل ہوجائے اور خود میاشر ہو با قدرت تمکن اور مقدار ڈہونڈہنے پانی کی ایک سہم زمین ہموار مین اور دو سہم زمین ناہموار مین

فصل بیچ ازالۂ نجاست کے جاننا چاہیے کہ ازالۂ نجاست دو طرح سے ہوسکتا ہے ایک بفشار دوسرے بلافشار پس بلافشار وہ ہے کہ بغیر فشار کے پاک ہو نہین سکتا وہ کپڑا نجس ہے کہ بغیر نچوڑے پاک نہین ہوسکتا دو مرتبہ نچوڑنا چاہیے مگر آب کر و آب جاری مین نچوڑ کر دو مرتبہ ڈبونا نزدیک جناب شیخ مرتضے مرحوم کے احوط ہے اور نجاست بول سے بیچ آب جاری کے ایک مرتبہ فشار کافی ہے اگر زیر آب بہی ہو البتہ غسالہ اوسکا بیرون آب نجس ہے بنا بر احتیاط جناب میرزا مدظلہ کے اور جو نجاست کہ قابل فشار نہین تو اس حالت مین موضع نجس پانی مین غوطہ دینے سے پاک ہوجاویگا غسالہ کی احتیاج نہین ہے

فصل جاننا چاہیے مطہرات سولہ ہین اول پانی دوسرے آفتاب کہ یہ پاک

کرتا ہے زمین اور خاک زمین اور دیوار اور حصیر اور درخت اور گھانس اور
جمیع اشیاے غیر منقولہ کو بشرطیکہ وہ اشیا تر ہوون اور عین نجاست زائل ہو چکی ہو
اور یہ کہا جاوے کہ آفتاب نے اسے خشک کیا ہے سوم زمین کہ یہ پاک کرتی
ہے پانو نکے تلے کو اور تہ کفش کو بشرطیکہ عین نجاست دفع ہو جاوے اور اگر
نجاست بول کی ہو تو بسبب راہ چلنے اور زمین کے متصل ہونے کی وجہ سے
طہارت حاصل ہو جاویگی بشرطیکہ رطوبت باقی نہ رہے چہارم استحالہ ہے کہ
حقیقت نجس العین کی حقیقت طاہر العین سے مبدل ہو جائے مثل اسکے کہ
نجس العین نمک زار مین گرے اور نمک ہو جاوے پانچوین اسلام ہے کہ یہ
پاک کرتا ہے کافر کو نجاست کفر سے ششم نقص ہے کہ یہ کم ہونا دو حصۂ آب
انگور کا ہے جس صورت مین جوش آوے اور قوام حاصل ہو تو بعد کم ہونے
دو ثلث کے باقی طاہر ہو جاویگا ساتوین انتقال مثل اسکے کہ آدمی کا خون
مچھر وغیرہ کے شکم مین جاوے بشرطیکہ وہ حیوان خون جہندہ نہ رکھتا ہو آٹھوین
انقلاب مثل اسکے کہ شراب سرکہ ہو جاوے نوین آلات استنجا مثل کلوخ
و پتھر وغیرہ کے یہ مطہر مخرج غایط مین دسوین زوال عین نجاست بدن
حیوان اور باطن انسان سے مثل باطن دہن و بینی گیارہوین تبعیت مثل اسکے
کہ کافر کا لڑکا مسلمانون کا اسیر ہو اور ماں باپ اوسکے ہمراہ نہون اگر ہمراہ
ہونگے تو صدق تبعیت مشکل ہے اور مثل اسکے کہ میت کو تختہ پر غسل دین
اور وہ کپڑا کہ بدن میت پر ہو جب میت کو طاہر کرینگے تو بالتبع یہ دونون
بھی طاہر ہو جاوینگے بارہوین غائب ہونا کہ یہ رخت اور بدن مسلم کا مطہر ہے

بشرطیکہ اوس مسلم کو اپنے رخت و بدن کی نجاست کا علم ہی حاصل ہو اور دوسرے
شخص کو احتمال طہارت ہی حاصل ہو جائے تیرہوین زوال تغیر ہے مثل
اسکے کہ اگر آب چاہ یا آب حوض حمام بسبب نجاست متغیر ہو جائے اور
اوس تغیر آب چاہ کو نیح اور آب حوض حمام کو آب مادہ زائل کردے تو
یہ دونون پانی پاک ہو جائینگے چودہوین استبرا کہ یہ اوس رطوبت مشتبہ کا
مطہر ہے جو بعد بول آتی ہے پندرہوین استبرا اوس حیوان کا کہ نجاست خوار
ہو کہ یہ اوسکے بول اور سرگین کو پاک کرتا ہے اور مراد اوس استبرا سے یہ ہے
کہ اوس حیوان کو چیز طاہر کھلاوین جیسا کہ شتر کو چالیس روز اور گائے کو
بیس روز اور بکری کو دس روز اور مرغ خانگی کو تین روز بند کرین اور
نجاست نہ کھانے دین سولہوین غسل میت کہ مطہر بدن میت ہے اور نبی
اور امام اور شہید کی میت قبل از غسل ہی پاک ہے اور جسوقت پانی نہ ملے
تو بعوض غسل تیمم کا مطہر بدن میت ہونا خالی از وجہ نہین ہے بلکہ اقوی ہے
جناب میرزا کے نزدیک مثل غسل آب خالص کہ جسوقت سدر و کافور نہو
توایک ہی غسل مطہر میت ہو جائیگا۔

فصل جاننا چاہیے واجب ہے ستر عورتین مرد وزن پر یعنے چھپانا قبل اور
دبر کا اور بیضتین کا اور اوپر عورت کے ستر تمام بدن کا یہانتک کہ موے سر کو
بھی چھپائے مگر صورت اور کفین اور قدمین کہ اسکا چھپانا ضرور نہین ہے اور
چھپانا کف پا کا نزدیک جناب میرزا کے احوط ہی

فصل بیح اون چیزون کے جس سے نماز باطل ہوتی ہے اول یہ کہ جنب نہو

آگے بیان ہوگا اور بمجرد شک بلکہ بعد استقرار شک ہی بطلان نماز کا حکم نہیں
کیا جا سکتا چنانچہ سوچنا اور یاد کرنا ہی بنا برا قوی لازم نہیں ہے مگر احوط
نزدیک جناب میرزا کے یہ ہے کہ فکر کرے تا شاید کچھ یاد آجائے اور نماز چار
رکعتی مین شک کی چند قسمین ہین پہلے شک نماز چہار رکعتی مین درمیان دو اور
تین رکعتون کے اگر یہ شک قبل اکمال سجدتین ہو تو نماز باطل ہے اور اگر بعد
اکمال سجدتین شک ہو کہ دو رکعتین پڑہین یا تین پڑہین تو بنا تین رکعت پر کرکے
نماز کو تمام کرے بعد اوسکے ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہوکے یا دو رکعت
بیٹھ کے بجالائے اور دو سجدونکا کامل ہونا اوسوقت حاصل ہوتا ہے کہ
جسوقت دوسرے سجدے سے سر اوٹھائے دوسرے شک ہوتا تین اور چار
رکعتون مین پس یہ شک خواہ قبل دو سجدونکے ہو خواہ بعد بنا چار رکعت پر
کرکے نماز کو تمام کرے اور ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہوکے خواہ دو رکعت
بیٹھ کے بجالائے تیسرے شک درمیان دو اور چار رکعتونکے پس اگر یہ شک
قبل کامل ہونے دونون سجدون کے واقع ہو تو نماز باطل ہے اور بعد کامل
ہونے دونون سجدون کے ہو تو نماز صحیح ہے بنا چار پر کرکے نماز کو تمام کرے
اور دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہوکے پڑہے چوتھے شک درمیان دو اور
تین اور چار رکعتون کے ہے پس اگر یہ شک قبل کامل ہونے سجدتین کے ہو تو
نماز باطل ہے اور بعد کامل ہوجانے دونون سجدونکے ہو تو نماز صحیح ہے
چار رکعت پر بنا کرکے نماز کو تمام کرے اور دو رکعت نماز احتیاط پہلے کھڑے
ہوکے بعد اسکے دو رکعت بیٹھ کے پڑہے پانچوین شک درمیان چار اور پانچ

رکعت کے ہے پس اگر یہ شک دوسرے سجدے سے سر اوٹھانے کے بعد واقع ہو تو بنا چار رکعت پر کرکے نماز کو تمام کرے اور دو سجدے سہو کے بجا لاوے اور اگر یہ شک قبل رکوع کے ہو تو بیٹھ جاوے اور بنا چار رکعت پر کرکے نماز کو تمام کرے اور ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہوکے یا دو رکعت بیٹھ کے پڑہے اور علاوہ ان دو قسمون کے اگر شک ہو تو نماز باطل ہے چھٹے شک درمیان تین اور پانچ رکعتون کے ہے پس اگر یہ شک کھڑے ہونیکی حالت مین ہو تو بیٹھ جائے اور رجوع اس شک کی دو اور چار کیطرف ہوگی اور حکم اوسکا بیان ہو چکا ہے ساتوین شک درمیان تین اور چار اور پانچ رکعتونکے ہے پس اگر یہ شک کھڑے ہونیکے حال مین ہو تو بیٹھ جائے اور اس شک مین دو اور تین اور چار کیطرف رجوع کرنے چاہیے اور حکم اسکا بہی مذکور ہو چکا ہے آٹھوین شک درمیان پانچ اور چہ رکعتون کے ہے اگر یہ شک کھڑے ہونے کی حال مین ہو تو بیٹھ جائے اور یہ شک چار اور پانچ کیطرف رجوع کرتا ہے اور حکم اسکا بہی مذکور ہو چکا ہے اور واجب ہے کہ نماز احتیاط کو فوراً قبل اسکے کہ کوئی مبطل نماز عمل مین نہ لایا ہو بجا لاوے اور اس نماز مین سورۂ حمد کا پڑہنا ضرور ہے تسبیحات اربعہ پڑھنا کافی نہوگا لیکن بعد سورۂ حمد دوسرا سورہ پڑہنا ساقط ہے اور نماز احتیاط کا اخفات سے پڑہنا احوط اور اولی ہے نزدیک جناب میرزا مدظلہ کے اور نماز احتیاط مین وہ سب شرطین ہین جو نماز یومیہ مین واجب ہین اور اگر قبل نماز احتیاط کوئی امر منافی نماز واقع ہو یا نماز احتیاط کے پڑہنے مین اسقدر تاخیر ہو جائے کہ عرف مین اطلاق فوریت باقی نہ رہے تو احتیاط یہ ہے

نزدیک جناب میرزا کے کہ نماز احتیاط کو بجالاوے اور اس نماز مین تشہد
اور سلام اور ذکر رکوع و سجود اور سب ارکان اور افعال بجالانا واجب ہی اور اصل
نماز کا بہی اعادہ کرے اور جو کچھ کہ لازم ہے وہ فقط اعادۂ اصل نماز ہے اور اگر
سجدۂ سہو اور اجزاء فراموش شدہ اور نماز احتیاط یہ تینون امر جمع ہو جائین تو
نماز احتیاط کو اجزاء فراموش شدہ پر مقدم کرے اور سجدۂ سہو سب کے آخر مین
بجالائے پس اگر اول نماز مین سہواً بات کی ہو اور تشہد اول کو بہی فراموش
کیا ہو اور درمیان تین اور چار رکعتون کے مثلاً شک واقع ہوا ہو تو پہلے نماز
پڑہے بعد اوسکے تشہد کی قضا کرے بعد اوسکے سجدۂ سہو بجالاوے

فصل مخفی نہ رہے منافیات نماز بارہ ہین حدث استدبار از قبلہ اور قہقہہ
اور بکا اور ماحی صلوٰۃ اور اکل و شرب اور آمین اور شک بیچ رکعات کے
زاید و نقصان کے حدث جو کچھ کہ توڑنے والا وضو یا غسل کا ہے خواہ عمداً خواہ
سہواً اور دونون ہاتھ باندھنا اور برہنہ کے رہنا درحال عمداً اور اختیار اور استدبار
میل کرنا قبلہ سے عمداً یا سہواً جانب یمین و یسار اگرچہ منہ تنہا یمین و یسار
پھر جائے لیکن اگر بدن سہواً یا جبراً ما بین مغرب و مشرق منحرف ہو تو نماز
باطل نہین ہے اور کلام بات کرنا ہی عمداً لیکن قہقہہ ہنسنا ہے چلاّ کر اور بغیر
عمداً کے بہی اگر حبس کرے دل مین کہ متغیر ہو جاوے احوال اوسکا عمداً اور
بکا رونا ہے عمداً سوائے رونے خوف جہنم کے یا بسبب شوق جنت کے لیکن
رونا مصائب سید الشہداؑ پر بے اختیار ضرر نہین رکہتا اور ماحی صلوٰۃ عمداً
اور سہواً کوئی عمل کرنا کہ صورت نماز باقی نہ رہے اور اکل و شرب کہانا اور پینا ہے

عمداً اور آمین کہنا ماموین کا بعد ولا الضالین کہنے امام کے عمداً نماز باطل ہے
بلکہ مطلق نماز مین ترک کرنا آمین کہنے کا بنا بر احتیاط میرزا صاحب کے لیکن شک
کرنا بیچ رکعات کے قبل فکر کرکے کہ مبطل صلوٰۃ ہے اور زیادتی نقصان یعنے کسی چیز مین
زیادہ کرنا یا کم کرنا ہے لیکن زیادتی رکن عمداً اور سہواً باطل ہے اور واجب
غیر رکن سے نماز باطل نہین ہے سہواً نہ عمداً

فصل نماز میت مین جاننا چاہیے نماز میت مین پانچ تکبیرین ہوتی ہین
اور یہ نماز باجماعت پڑہی جاتی ہے اور جاننا چاہیے اقل مرتبہ نماز میت مین
یہی دعا کافی ہوجاویگی نزدیک جناب میرزا مدظلہ کے بعد از نیت و تکبیر
اوّل یہ دعا پڑہے اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمد رسول
اللہ اللہ اکبر بعد دوسری تکبیر کے اللّٰھمّ صل علی محمد و آل محمد کہکے اللہ اکبر
کہے پھر اللّٰھمّ اغفر للمؤمنین والمؤمنات کہکے اللہ اکبر کہے بعد ازان
اللّٰھمّ اغفر لھذا المیّت اور اگر عورت ہو تو لھذہ المیتہ پھر تکبیر کہے اور
بعض علماء کے نزدیک پانچ تکبیرین فقط کافی ہوجائینگی اسلیے کہ یہ نماز نہین
ہے بلکہ مشابہ بنماز ہے کیونکہ نہ اسمین وضو ہے نہ غسل نہ تکبیرۃ الاحرام
اور سجدتین کہ سب ارکان نماز سے ہین اور اسمین یہ کوئی نہین پس معلوم
ہوا کہ یہ نماز نہین اور ماموم یہ بہی جانے کہ یہ امام عادل ہے اور جب امام
پانچوین تکبیر کہے اور ماموم اسوقت شریک ہو تو ماموم اپنی پہلی تکبیر قرار دے اور دعائے اول کو
پڑہے اسیطرح سے دعاء اول و دوم و سوم و چہارم کو پڑہے اور اگر دعا
یا ذکر مین مشغول ہوتا اینکہ امام تکبیر کہے جب بہی ضرر نہین لیکن ہر چہار

تکبیر کو کہے یا تانک کہ نیت کو اوٹھاوین اور اگر دعا کی طاقت نہو پس بغیر دعا
تکبیر کہہ لے جائز ہے

فصل نماز آیات مین ایک قسم نماز آیات سے یہ ہے کہ رکعت اول مین حمد و سورہ
پڑھ کے رکوع کرے پھر کھڑا ہو کر حمد و سورہ پڑھکر قنوت پڑہے اور رکوع کرے پھر
کھڑا ہو کر حمد و سورہ پڑھکر رکوع کرے پھر کھڑا ہو کر حمد و سورہ پڑہے اور قنوت پڑھکر
رکوع کرے پھر کھڑا ہو کر حمد و سورہ پڑھکر رکوع کرے اور سمع اللہ لمن حمدہ
کہکر سجدے مین جاوے اور بحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد کہکر کھڑا ہوا اور دوسرے
رکعت شروع کرے اور حمد و سورہ پڑھکر قنوت پڑہے اور رکوع کرے پھر کھڑا
ہو کر حمد و سورہ پڑہے اور رکوع کرے پھر کھڑا ہو کر حمد و سورہ پڑھ کر قنوت پڑہے
اور رکوع کرے پھر کھڑا ہو کر حمد و سورہ پڑہے اور رکوع کرے پھر کھڑا ہو کر حمد
و سورہ پڑہے اور قنوت پڑھکر رکوع کرے اور سمع اللہ لمن حمدہ کہکر سجدے مین
جاوے اور نماز تمام کرے۔

فصل مخفی نہ رہے کہ لزوم قصر نماز ہاے رباعیہ منجملہ فرائض یومیہ کے
چند شرطین ہین شرط اول یہ کہ قصد مسافت معتبرۂ شرعیہ رکہتا ہوا اور وہ
آٹھ فرسخ ہے اور ایک فرسخ بقدر تین میل شرعی کے ہے اور ایک میل شرعی
چار ہزار ہاتھ کا ہوتا ہے پس اگر بلا مقصود بقدر مسافت مذکور ہو یا زیادہ
تو قصر نماز لازم ہوگا با تحقق شرائط باقیہ اور اگر کوئی موضع بمقدار نصف مسافت
مذکورہ ہو یا زیادہ از نصف پس اگر یہ ارادہ ہو کہ اوسی دن یا اوس دن کے
بعد جو شہر کہ اوس مین مراجعت کرونگا تو قصر کرنا لازم ہے اور اگر یہ ارادہ ہو

کہ اوس موضع مین اقامت عشرہ یا زیادہ کرلونگا تب مراجعت کرونگا تو اتمام کرنا
مطلقاً لازم ہے اور اگر تیسری صورت ہو یعنے بعد اوس دن ورات کے اور قبل
عشرہ رجوع کرونگا تو احتیاطاً جمع کرے درمیان قصر اور اتمام کے اور اگر جمع
کرنا اوسپر شاق ہو بسبب ضعف قوا یا بیماری وغیرہ کے تو صورت مذکورہ مین
نماز کو تمام پڑہے اور قصر نہ کرے اور اگر ابتداے سفر مین قصد بالکل مسافت کا
نہ رکھتا ہو جسطرح سے غلام گریختہ یا اسیر گریختہ کی گرفتاری کے واسطے روانہ ہوا
اور قصد یہ ہے جہان پر وہ ملجائیگا اوس جگہ سے واپس آونگا یا سات فرسخ
تک جانیکا قصد تہا یا کم اس سے اور قبل عشرہ رجوع کرنیکا ارادہ نہ تہا پس
جب وہان پہونچا تو ایک یا دو فرسخ مثلاً زیادہ کا قصد کرکے روانہ ہوا
پس ان سب صورتون مین نماز تمام پڑہے قصر نہ کرے ہان اوس موضع پر
پہونچکر اگر قصد کرے بازگشت کا طرف اوس مکان کے کہ جہان سے سفر شروع
کیا تہا اور یہان سے تا مکان مذکور مسافت شرعیہ پائی جاوے تو انتہاے مراجعت
مین قصر کرنا لازم ہوگا پس اگر راہ بعیدہ کو اختیار کرے تو قصر کرے اور اگر راہ
قریب کو اختیار کرے اور یہ ارادہ ہو کہ وہان پہونچکر اقامت عشرہ یا زیادہ
کرونگا پس اتمام کرے نہ قصر شرط دوم پہونچنا ہے تا حد ترخص اور مراد
اس سے یہ ہے کہ پہونچ جاوے اوس مقام پر کہ جہان عمارات اوس بلد کے
کہ جہان سے سفر شروع کیا ہے نہ دکھائی دیوین یعنے آخر بلد کے مکانات
مخفی ہو جائین اور آخر بلد مذکور کی اذان بہی نہ سنائی دیوے شرط سوم
یہ کہ وہ سفر مباح ہووے اور جائز ہووے پس اگر وہ سفر کرنا اوسکا حرام

تو نماز تمام پڑہے نہ قصر مانند لانے شراب کے یا مثل اسکے کے شرط چہارم یہ ہے
کہ اثناے مسافت شرعیہ مین قصد قیام عشرہ یا زیادہ کسی موضع مین نرکہتا ہو
شرط پنجم یہ ہے کہ اثناے مسافت شرعیہ مین وطن اس شخص کا یا جو موضع
حکم وطن مین واقع نہو شرط ششم یہ ہے کہ کثیر السفر نہو مثل تاجر اور ملّاح اور
سیّاح کے اور مراد قصر سے یہ ہے کہ جو رکعتی کو دو رکعتی پڑہے اور نماز صبح اور
نماز مغرب اوسیطرح سے پڑہیگی۔

فصل مسائل صوم مین جاننا چاہیے صوم واجب ہے اوپر ہر بالغ اور عاقل کے
خواہ نذر کی ہو خواہ عہد خواہ قسم خواہ روزۂ استیجار خواہ ماہ رمضان اور حائض
اور نفسا اور مثل اسکے کہ قضا صوم کی ہے اور جو شخص حلال جانکر روزہ ترک
کرے پس وہ کافر ہے اور نیت صوم شب کو واجب ہے پس جو شخص ترک
کرے اوسکو واجب ہے تجدید نیت قبل از زوال جسوقت کہ افطار کیا ہو
اور نہین جائز ہے افطار بیچ قضاے شہر رمضان بعد زوال کے۔

فصل بیچ مفطرات صوم کے اور وہی اکل و شرب اور کذب عن اللہ وعن
الرسول اور غسل ارتماسی اور جماع قبل یا دبر عورت کے اور انزال ساتھ
ملاعبہ اور استمناع اوسی مرۃ سے اور مثل اسکے کہ مایعات یا غیر مایعات سے
مثلا غبار کثیف کے اور جو شخص افطار کرے ماہ رمضان مین عمدًا اور جہلًا
واجب ہے اوسپر قضا اور کفارہ اور کفارہ کی تین قسمین ہین یا آزادی بندہ
یا روزہ رکہنا دو مہینہ پے درپے یا کہلانا ستر نفر کا طعام اور مراد ستر نفر سے
مسکین اور یتیم ہے اور اگر ہو ناسیا یا جاہلاً کسی کے واسطے کفارہ نہین ہے

اور قضا صوم کی کرے گا۔

فصل قصر صوم مین بس معلوم ہو کہ مسافر کو ترک صوم لازم ہے جبکہ کل شرطین کہ جو قصر صلوۃ مین مستند ہین پائی جاوین اور علاوہ اون شروط کے ایک امر یہ ہے کہ جب سفر کا قصد رات سے کیا ہو اور قبل زوال شمس گھر سے چلا جاوے تو بعد وصول حد ترخص افطار روزہ لازم ہوگا اور اگر صورتِ مذکورہ مین بعد زوال شمس کے گھر سے روانہ ہوا یا رات سے قصد سفر کا نہ تھا بلکہ اثنائے روز مین ارادہ ہوا تو احتیاطاً اوس صوم کو تمام کرکے بعد ازان قضا اوسکی بجالاوے اور دوسرے یہ کہ مواضع اربعہ مقدسہ مین ہرچند بنا بر قول مشہور اتمام کرے اور قصر صلوۃ مین اختیار ہے لیکن جواز روزہ رکھنے کا اون مواضع مین ثابت نہین ہی جبتک کہ نیت اقامت عشرہ واقع نہ کرے

خاتمہ بیچ مسائل متفرقہ کے

مسئلہ جاننا چاہیے کہ مال غائب کا تصدق فقیر کو کردے اگر بعد اوسکے مالک اوسکا پیدا ہوا اور راضی نہو تو چاہیے کہ اوسکو راضی کرے اور ثواب اوسکا واسطے تصدق کرنے والے کے ہے اور اگر مجتہد کو دیا ہو تو وہ ضامن نہین ہے **مسئلہ** جسوقت کہ کوئی شخص فاسق کو وصی اپنا قرار دے اور وہ بہی وصیت پر عمل کرے تو ضرر نہین ہے اور اگر غیر وصیت عمل کرے تو صحیح نہین ہے اور اوسکا ضامن ہے **مسئلہ** کسی شخص نے مثلاً زید کو وکیل کیا کہ فلان مال میرے کو جس طور سے مصلحت جانو تم دیدو اور مراد اسکی بیچنے سے نہ تہی اوسنے بخیال اذن فروشی کے اوسکو بیچ ڈالا بعد ازان زید نے

وفات کی تو اس صورت مین چاہیے وارث زید کو راضی کرے اور نزدیک جناب میرزا کے صحت بیع مین اشکال ہے جبتک کہ ورثۂ زید اجازت نہ دین مسئلہ وارد ہونا حرم امام یا نبی مین بغیر اذن جائز ہے مگر خلاف آداب ہے مسئلہ حبوہ اولاد اکبر کو دینا چاہیے اور اشیا رحبوہ وہ ہین جو کہ تصرف مین اوسکے بہت آئی ہون اور اگر ایک چیز ہو جائداد مین مثلاً زید کی جیسا کہ انگوٹھی ہے اور سوا اسکے اور کوئی چیز جائداد سے نہو تو نزدیک جناب علامی فہامی سید علی محمد صاحب قبلہ کے حبوی مین اولاد اکبر کو نہین دیسکتے بلکہ اوسکی بیع ہوکر متروکہ کیا جاویگا مسئلہ اگر کوئی شخص جنب یا حیض یا نفاس سے ہو اور اب وہ طاہر ہوا تو نیت غسل اوسوقت بنظر وجوب کے ہے جسوقت کہ وقت نماز آجاوے یا یہ کہ نمازین اوسپر قضا ہون تو اس حالت مین وہ نیت وجوب سے غسل کر سکتا ہے ورنہ بنظر قربت اور غسل مین سوراخ کان مین بہی احوط نزدیک جناب سید علی محمد صاحب کے پانی پہونچائے مسئلہ پانی بالونکے نیچے ضرور پہونچانا چاہیے اور مشہور خود بالونکا دہونا ضرور نہین مگر از روے احتیاط اعلم العلما سید علی محمد صاحب قبلہ بالونین بہی پانی پہونچائے مسئلہ عورتین مردون کی پیشنمازی نہین کر سکتین اور عورت عورت کی پیشنمازی کر سکتی ہے مگر جسوقت کہ موصوف بصفت پیشنمازی ہو اسمین اختلاف ہے اور مشہور کراہت ہے اور احوط نزدیک جناب سید علی محمد صاحب قبلہ کے ترک ہے اور مرد و زن مکان خلوت مین کہ جسمین کوئی شخص نہو اوسمین نماز نہ پڑہین بنا بر احتیاط جناب سید علی محمد صاحب قبلہ

مسئلہ اگر کوئی مرد و عورت باہم ایک مکان مین نماز پڑہین اور کوئی چیز مثل دیوار یا پردہ حائل اونکے درمیان مین نہو تو احوط نزدیک سید علی محمد صاحب قبلہ کے عورت مرد کے پیچھے کھڑی ہو مسئلہ پیش نماز مین علے القول المشہور کئی شرطین ہین اوّل یہ کہ بالغ ہو دوم عاقل ہو یعنے مجنون یا مسلوب الحواس اور مانند اسکے نہو سوم یہ کہ مرد ہو اگر ماموین سب یا بعض اونمین سے مرد ہون چہارم یہ کہ شیعہ ہو پنجم یہ کہ عادل ہو ششم یہ کہ ولد الزنا نہو ہفتم یہ کہ نشستہ نماز نہ پڑہتا ہو جبکہ ماموم استادہ پڑہتا ہو ہشتم یہ کہ سورۂ حمد یا اور کسی سورہ یا ذکر کو غلط نہ پڑہتا ہو نہم یہ کہ قرأت اوسکی درست ہو یعنے حروف کو اونکے مخارج سے بطریق معتبر شرعی ادا کرتا ہو دہم یہ کہ حروف کو بدلتا نہو بسبب عجز کے مثل اسکے کہ توتلا ہو اور بنا بر قول مشہور کے آزاد ہونا پیشنماز کا شرط نہین ہے اگرچہ اوسکی اقتدا کرے اور جواز پیشنمازی مجذوم و مبروص ماموین اصحا کی مسئلہ خلافی ہے اور اسی طرح سے پیشنمازی کرنا اوس شخص کو جسپر حد شرعی جاری ہو چکی ہون یہ استفتار دستخطی جناب میر آغا صاحب قبلہ کا ہے مسئلہ جاننا چاہیے غیر مختون کی اقتدا جائز نہین جبکہ ثابت ہو عدم اختتان بنا بر احتیاط مجتہد العصر والزمان افقہ الفقہاء الکرام جناب میر آغا صاحب قبلہ مسئلہ مکروہ ہے پیشنماز بننا اسیر اور قیدی کا اور یہ کہ پیشنماز صاحب فالج یا سفیہ و احمق ہو یا جولاہہ یا حجام یا کحال ہو بنا بر احتیاط جناب میر آغا صاحب یا اعرج ہو یعنے پانوئین اوسکے لنگ ہو یا نابینا ہو اور صاحب عدالت یعنے عادل سے مراد علی الظاہر وہ شخص ہے کہ جو گناہ کبیرہ عمداً عالماً نکرتا ہو مع

اور صغیرہ پر اصرار یعنے تکرار نہ کرتا ہو بدون توبہ اور کوئی امر خلاف مروت بھی
نہ کرتا ہو اور خلاف مروت وہ امر ہے کہ جسکے کرنے سے عقلا اوسکی تعیب اور
مذمت کرین اور ثبوت عدالت بعنے مذکور کئی وجہون سے ہوسکتا ہی اول
اختیار اور امتحان باین طریق کہ اوسکو صالح اور متقی اور امانت دار اور پابند
شرع پایا ہو حالات مختلفہ اور ازمنہ اور اوقات متفرقہ اور معاملات متعددہ
مین خصوصاً اجتناب کرنے والا غیبت محرمہ اور حسد ناجائز سے اور راغب
بلکہ مشتغل اور منہمک تحصیل زاد آخرت اور ارتکاب اکثر امور خیر و ثواب
مین اور ملتزم اور پابند مسنونات مؤکدہ خصوصاً تحصیل علوم دینیہ اور ادائے
صلوۃ یومیہ مساجد مین اور بجماعت اور بکذا دوم شہرت اوسکی عدالت کی
لوگون مین خصوصاً اوسکے اہل محلہ مین سوم شہادت عدلین بعدالت شخص
مذکور چہارم یہ کہ دو عادل نماز مین اوسکی اقتدا کرین بظاہر اور اس امر سے
دیکھنے والے کو ظن غالب ہو عدالت پیشنماز مذکور کا پنجم یہ کہ ایک جمع کثیر کو پاوے
کہ عقب اوسکے نماز جماعت پڑہتے ہین جبکہ یہ امر بھی موجب حصول ظن غالب ہو
دستخط شدہ جناب میر آغا صاحب قبلہ مسئلہ اُجرت پیشنمازی کی لینا جائز نہیں ہے
ہان اگر کوئی شخص اوسکا مشاہرہ مقرر کرے بقصد اعانت مؤمن یا بطریق دعوت
یا از وجوہ تبرعات بشرط استحقاق یا بعوض سکونت پیشنماز بیچ کسی خاص بلد کے
یا کسی مکان مخصوص کے یا بعوض حضوری در مسجد خاص بیچ اوقات معہودہ مقررہ کے
پس جائز ہوگا بلکہ اگر معطی یہ امر مقرر کرے کہ وہ پیشنماز کسی خاص مسجد مین نماز بجماعت
پڑہا کرے پس اسکا جواز بھی بعید نہیں ہے بنا بر قول جناب آغا صاحب قبلہ واللہ الموفق والمعین منہ تعیینہ

باسمہ سبحانہ ولہ الحمد

این رسالۂ مختصرۂ سدیدہ و مقالۂ وجیزۂ مفیدہ مؤلفۂ سلالۂ اطیاب کرام و نتیجۂ انجاب
فخام غرۂ ناصیۂ سیادت و سداد و قرۂ باصرۂ سعادت و رشاد در صدف شرافت
و نجابت کوکب برج کرامت و فخامت برخوردار نور الابصار السّعید الاسعد
قرۃ العین السّیّد احمد متّعہ اللہ بالعمر السّعید و العیش الرّغید و وفقہ
و ایّانا لتحصیل العلوم و الکمال و الاشتغال بمحاسن الافعال و بالصّالح
من الاعمال بنظر اجمالی این عبد عاصی رسیدہ و پسندیدۂ خاطر خاطی گردید ماشاء اللہ
بہ ایثار مسائل مہمۂ دینیہ و انتخاب احکام نافعۂ شرعیہ پرداختہ و بترتیب شائستہ
و تہذیب بائستہ انہا را مرتّب و مہذّب ساختہ فنفعہ اللہ بہا و سائر الطالبین
انّہ سبحانہ خیر موفّق و معین نمّقہ العبد المذنب السّیّد مصطفیٰ
المدعو بمیرا آغا عفی عنہ

العبد السید محمد ہادی سید مصطفیٰ ابن محمد

الحمد للہ و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ امّا بعد یہ رسالۂ رشیقہ و مقالۂ
انیقہ کہ جسکو برخوردار نور چشم سعادت و رشادت آثار متانت و ذہانت شعار نور
حدیقۂ فضل و افضال نور حدقۂ علم و کمال الزکی الامجد السّیّد احمد متعہ اللہ
بالعمر السعید و العیش الواسع الرّغید نے تالیف کیا ہے بالاجمال نظر قاصر سے
گذرا ماشاء اللہ اسلوب مرغوب و عنوان عجیب اور خوب سے مسائل مشہورہ کو
جمع کیا فشکر اللہ سعیہ و اجزل رغبہ فرقاہ اوج الکمال و وقاہ عن عین الکمال بمحمّد و آلہ
و خیر آل حررہ العبد المذنب السیّد محمد حسین بن ملک العلماء
السیّد بندہ حسین طاب ثراہ و جعل الجنۃ مثواہ

العبد السید بندہ حسین محمد حسین بن ملک

باسمہ سبحانہ ما اعز شانہ

حبذا ما افہ الولد الصالح الورع الفالح الزکی المجید الذکی المجید الرشید الارشد الحبیب اللبیب الحسیب النسیب قرۃ النواظر بھجۃ الخواطر ذو المآثر والمفاخر وارث المجد کابراً عن کابر المجید الامجد المولوی السید احمد ایدہ اللہ وحماہ ووفقہ لما یحبہ ویرضاہ وانا خادم الشریعۃ سید علی محمد بن سلطان العلماء

سید علی محمد
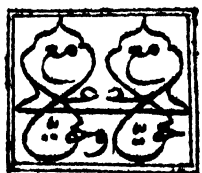
باسمہ سبحانہ ما اعظم شانہ

حبذا ما افہ وانتخبہ الولد الاعز قرۃ العین وسلالۃ الاکابر المصطفین ذو الحسب الفاخر والنسب الطاہر السعید الاسعد السید احمد سقاہ اللہ من عین الکمال ووقاہ من عین الکمال ووفقہ وایانا لتحصیل العلوم التی ہو اشرف الاعمال ورزقہ وایانا التفقہ فی الدین النافع فی المآل واکتساب مکارم الاخلاق ومحامد الخصال بالنبی العربی وآلہ خیر آل سلام اللہ علیہم مدی الایام واللیال وکتب الفقیر ابو الحسن عفی اللہ عن جرائمہ

لا الہ الا اللہ القوی ۱۲۸۹
عبدہ ابو الحسن محمد بن
علی بن صفدر الرضوی

الحمد للہ کہ رسالہ ہذا بتاریخ ششم ماہ رجب المرجب سنہ ۱۳۰۱ ہجری بمقام لکھنؤ مطبع اثنا عشری باہتمام سید عابد علی مالک مطبع طبع شد بقلم محمد مرزا عفی عنہ